باب۔75

جنت و دوزخ

☆ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّـــهِ وَاللَّـــهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۔

ترجمہ: تم کہہ دو، کیا میں تم کو ان سب سے بہتر بات بتا دوں۔ متقیوں کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان (باغوں) میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لیے صاف ستھری بیویاں ہیں اور اللہ کی رضامندی ہے۔ اور اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھتا ہے۔ (سورۃ ال عمران: آیت 15)

☆ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۔ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۔ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۔ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا۔ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۔ جَزَاءً وِفَاقًا ۔

ترجمہ: بیشک جہنم تاک میں ہے۔ سرکشوں کو اس میں جانا ضرور ہے۔ (یہ سرکش لوگ) مدت ہائے دراز تک اس (دوزخ) میں رہیں گے۔ ان کو اس میں نہ تو سردی نصیب ہوگی نہ ہی پانی پینا۔ مگر گرم پانی اور (بدبودار) پیپ۔ جیسا کام ویسا ہی اس کا بدلہ۔ (سورۃ النبا: آیت 21 تا 26)

جب آدمی اس عالم سے، عالمِ آخرت میں منتقل ہو جاتا ہے تو وہاں کیا ہوتا ہے؟۔۔۔ دیکھو! ایک عالم کو دوسرے عالم پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے یعنی کسی چیز کا ایسی چیز پر تصور کرنا ہے جو اس سے بالکل مختلف ہو اور اس میں کوئی یکسانیت نہ ہو۔ مسلمانوں کی جنت، يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ہے یعنی اس دن کی زمین ہی اور ہوگی اور آسمان ہی اور، (سورۃ ابراھیم: آیت 48)۔ وہ عالم تو مَا لاَ عَيْنٌ رَاٴَيتُ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعْتُ وَمَاخَطَرَعَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ کا ہے، یعنی جن کو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا، اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خطرہ بھی گذرا، کا ہے۔ ایک حقیقت ہے جس کا ہر عالم کے لحاظ سے ظہور ہو رہا ہے۔ اچھوں سے اچھا کردار

Siddiqui Publications

بُروں سے بُرے افعال۔ اور جب آدمی دوسرے عالم میں منتقل ہو گا تو وہی اعمال و افعال اس عالم کے مناسبِ حال صورت لیں گے۔ سورۃ البقرہ کی آیت 25 میں وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ہے یعنی اس کے افعال کے مشابہ جزاو سزادی جائے گی۔

واضح ہو کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کا عقیدہ بھی اچھا ہے اور عمل بھی اچھا، وہ شروع سے آخر تک جنت میں رہیں گے۔ دوسرے وہ جن کا عقیدہ تو اچھا ہے مگر اعمال اچھے نہیں، وہ چند روز دوزخ میں رہ کر جنت میں جائیں گے۔ اور تیسرے وہ لوگ جن کا عقیدہ بھی خراب ہے اور عمل بھی خراب، وہ شروع سے آخر تک دوزخ میں رہیں گے۔ مگر اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا دوزخ میں کفار، ابد الآباد یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ گنہگار چند روز کے بعد دوزخ سے نکال لیے جائیں گے۔ رسول اکرمؐ کی شفاعت انہی کے لیے تو ہے۔ جو لوگ مسلمان ہیں ایمان رکھتے ہیں، ان کا ایمان اپنا اثر بتائے گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جو لوگ توحید سے نابلد تھے اُن کو بھی ایک مدتِ دراز کے بعد ایک قسم کی راحت حاصل ہو جائے گی۔ جنت میں تو نہ جائیں گے مگر دوزخ میں شجرۃ الجرجیر، جو ایک قسم کی سبزی ہے، اُگے گی جس کے سبب دوزخ اُن پر بھی ٹھنڈی ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے جو ذاتی محبت ہے اس کے غضب پر غالب آجائے گی۔

اس مقام پر چند ضروری باتوں پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک چیز جس سے مخاطب بالکل واقف نہیں تو اسے، مشابہ تر اور قریب تر چیز کی مثال سے بیان کیا جائے گا۔ جیسے، کسی نے ایک گاؤں والے کے سامنے برفی کا ذکر کیا کہ وہ شہر میں ملتی ہے۔ گاؤں والے نے پوچھا "برفی کیسی ہوتی ہے"۔؟ ظاہر ہے کہ گاؤں والے کے پاس کیا ہے۔ چاول، گیہوں، نمک، مرچ اور گڑ وغیرہ۔ اب اس گاؤں والے کے سامنے کوئی برفی کو بیان کرے تو کس طرح؟ اس ذی فہم آدمی نے کہا کہ "برفی گڑ جیسی ہوتی ہے"۔ ظاہر ہے کہ گاؤں والے کے آس پاس کی چیزوں میں برفی سے قریب تر چیز گڑ ہی ہے۔ دیکھو! جب محبت کو بیان کرتے ہیں تو شراب سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ تمام شاعر شراب کہتے ہیں اور محبت مراد لیتے ہیں۔ بے وقوف شرابی محبت کے مزے کو کیا سمجھے گا۔ مجبوراً شراب کہتے ہیں اور محبت مراد لیتے ہیں۔ یاد رکھو کہ جنت کی نعمتیں وہ ہوں گی جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا۔ وہ عالم ہی دوسرا ہے۔ اس کی سب چیزیں دوسری ہی ہیں۔ سمجھانے کے لیے ان چیزوں کے نام لیے جاتے ہیں۔ جنت کی نعمتوں کو بھی اسی طرح سمجھو کہ ہم جن جن الفاظ سے بیان کر سکتے ہیں ان سب سے بہتر وہی ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ خدا کی تعبیرات دوسری سب تعبیرات سے بہتر ہیں۔ جیسے أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (سورۃ البقرہ: آیت 25 یا سورۃ النساء: آیت 57) اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ وہ مادیات سے پاک اور نقائص سے مبرا ہیں۔

Siddiqui Publications

- صاحبو! اچھے لوگوں کی چار اقسام بیان کی جاسکتی ہیں۔

(1) عابد وزاہد (2) عاشق (3) عارف (4) انسانِ کامل یعنی 'عبداللہ'۔

ہمارے خیال میں ہر ایک کی جنت جدا ہے۔ ہم اپنے تخیل کے مطابق ہر ایک کی جنت کو کچھ یوں بیان کریں گے۔

❖ عابد وزاہد کی جنت

جنت میں، زاہد کے لیے، ایک سرسبز باغ اور ایک اچھا خوبصورت مکان ہے۔ باغ میں آرائشی درخت ہیں۔ اور پھول پھل بھی ہیں۔ عموماً دنیا میں بعض موسم میں بعض پھول پھل ہوتے ہیں اور دوسرے موسم میں دوسرے قسم کے پھل پھول۔ مگر اس عجیب و غریب باغ میں ہر قسم کے پھول اور پھل ہر وقت موجود ہیں۔ روشیں درست ہیں۔ فوارے چھوٹ رہے ہیں۔ ہر قسم کے میوے ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ ڈالیاں جھکی جارہی ہیں۔ مکان بھی نہایت سجا ہوا ہے۔ آراستہ ہے۔ دستر خوان بچھا ہوا ہے۔ جن پر مختلف مذاق والوں کے لیے مختلف سالن اور کھانے ہیں۔ کئی قسم کی چٹنیاں ہیں۔ طرح طرح کے میٹھے بھی ہیں۔ اعلیٰ درجے کے اور انواع و اقسام کے شربت ہیں۔ ان تمام چیزوں کو میز اور دستر خوان پر نہایت ہی سلیقے سے چنا گیا ہے۔ جو دل چاہتا ہے وہاں ان کو ملتا ہے۔ تیار ہے۔ اس جنت میں، یہ عابد وزاہد صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ ان کی بیوی بھی ہیں جو حورانِ بہشت سے زیادہ خوبصورت اور قیمتی زیور سے، زرق برق کپڑوں سے مزین ہیں۔ ان کے سامنے ان کے سب بچے بھی موجود ہیں۔ فرحت بخش ہوائیں چلتی ہیں اور نہایت شیریں پانی کی نہریں جاری ہیں۔ جدھر آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ کبھی کبھی دربارِ الٰہی میں حاضری ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کو اس کی صلاحیت کے مطابق دیدارِ الٰہی سے حصہ ملتا ہے۔ وہ دیدارِ الٰہی کے مقابل ساری لذتوں کو بھول جاتے ہیں۔ دربار سے واپسی پر ان کے چہرے پر ایک نورِ سکینہ نمایاں رہتا ہے۔ ان کے بیوی بچے ان کی اس کیفیت کو دیکھ کر حیرت میں آجاتے ہیں۔ قدیم دوست بھی ان کے پاس آتے جاتے ہیں۔ عمدہ قالینوں کا فرش ہے۔ قیمتی صوفوں پر بیٹھ کر وہ اللہ تعالیٰ کے عطایا کو بیان کرتے ہیں۔

❖ عاشق کی جنت

دوسرا باغ، عاشقوں کا ہے۔ ایک نہایت ہی پُر فضا باغ ہے۔ اور ایک سنگ سرخ کا اس میں مکان ہے۔

دیواروں پر طلائی کام ہے۔ جابجا عود دان دھرے ہیں۔ کسی میں اگر جل رہا ہے، کسی میں عود اور کسی میں لوبان۔

Siddiqui Publications

اس باغ میں بجائے پانی کے، شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ عاشق، بلوری یعنی crystal گلاس سے شراب لیتا ہے۔ اور پیتا جاتا ہے، مست ہو گیا ہے۔ ایک نہر کے کنارے پر پہنچ کر چیخ مارتا ہے۔ اس کا عجیب حال ہے۔ خدا جانے کیا دیکھتا ہے، ایسے چکر کاٹتا ہے جیسے کسی کے صدقے ہو رہا ہے۔ کبھی دوڑتا ہے۔ کبھی بلائیں لیتا ہے۔ کبھی سجدے میں گرتا ہے اور اپنے آپ میں بڑبڑاتا ہے۔

ہر رنگ میں تیرے، خوشنمائی
ہر ایک ادا میں، دلربائی

اس کے باغ اور مکان میں سب کچھ ہے مگر اس کی نظر میں سب ہیچ ہے۔ اللہ اکبر کی چیخ لگاتا ہے۔ وہ جس کا دیوانہ ہے، دیوانہ ہے۔ اسے راحت ہے تو بس دیدارِ الٰہی سے۔ زور زور سے نعرے لگاتا جاتا ہے۔اَللّٰہُ اَکْبَرْ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً۔

❖ عارف کی جنت

ایک اور باغ ہے جس میں عالی شان سنگِ مرمر کا مکان ہے۔ کیا ہی اچھا سنگِ مرمر ہے، نہ داغ نہ دھبہ۔ اس باغ میں بجائے پانی کے، دودھ کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ مکان میں روشنی کا بڑا انتظام ہے۔ مختلف قسم کے شینڈلیرز لگے ہیں جن سے رنگ بہ رنگ کی روشنی بڑی ٹھنڈی ہے۔ مکان اور باغ میں داخل ہوتے ہیں تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس باغ میں ایک سبزہ زار ہے، جو بھی اس میں داخل ہوتا ہے اس کے تن بدن میں ایک سنسنی سی پیدا ہوتی ہے۔ ایک بے خودی اور خود فراموشی اس پر چھا جاتی ہے۔ اور وہ کچھ ایسی باتیں کرنے لگتا ہے کہ لوگ اس کو کفر و شرک سمجھتے ہیں۔ یہ مقام، عارفِ موحد کا ہے۔ بعض دفعہ وہ نماز پڑھتا ہے۔ کھڑا ہے تو کھڑا ہے، رکوع میں ہے تو رکوع ہی میں۔ سجدے میں پڑا ہے تو اسی میں۔ بڑی مشکل سے نماز ختم کرتا ہے۔ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو یوں نغمہ سَرا ہوتا ہے۔

گم شدن در گم شدن دینِ من است
نیستی در ہست آئینِ من است
(کھو جانا اور بس کھو جانا ہی میرا دین ہے۔ خود کو مٹا کر اسے پا لینا ہی میرا ایمان ہے)

Siddiqui Publications

بعض دفعہ اوڑھ کر لیٹ جاتا ہے۔ سوتا ہے تو نہ کمبل ہے نہ کمبل پوش۔ اور جب جاگتا ہے تو کمبل بھی موجود اور کمبل پوش بھی۔ یہ مقام، محلِ حیرت ہے، unbelievable اور بہت ہی amazing ہے۔ کبھی فنا کا دورہ ہوتا ہے تو کبھی بقا کا۔ لآ اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

❖ عبد اللہ کی جنت

ایک اور نہایت ہی عالی شان باغ ہے اور اس میں موتی کا مکان ہے۔ اس سے پہلے کے دوسرے باغوں میں جو کچھ تھا، وہ سب اس میں موجود ہے۔ کیا چیز ہے جو اس گھر میں نہیں ہے۔ یہ مقام "عبداللہ" کا ہے۔ اس میں کیا نہیں ہے ؟ علم ہے، معرفت ہے، توحید ہے، عشق و محبت ہے۔ یہ آدمی کیا ہے، کمالات کا مجسمہ، طلسمات کا پتلا۔ گھر میں بیوی بچے بھی ہیں، بیوی سے محبت ہے اور بچوں پر شفقت بھی۔

ہر گھڑی دربارِ الٰہی میں اس کی یاد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ دینا چاہتا ہے تو اسی کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ اس پر صادق آتا ہے کہ جیسے وہ خدا کا ہاتھ پاؤں بن گیا ہے۔ دربارِ الٰہی سے دربارِ محمدی کو اور دربارِ محمدی سے جو جو احکامات جاری ہوتے ہیں اسی کے توسط سے ہوتے ہیں۔ اس کا کام ہے سردارِ انبیاء کے تخت کے پاس مور چھل لے کر کھڑے رہنا اور مرکزِ نبوت پر ہلاتے رہنا۔

عبد اللہ مذکور، نہ صرف باغ کے مالک ہیں بلکہ وہ بہت بڑے جاگیر دار بھی ہیں۔ جاگیر اتنی بڑی ہے کہ انھوں نے دوسروں کو چھوٹی چھوٹی جاگیریں دے رکھی ہیں۔ یہ لوگ کون ہیں ؟ ان کے خلفائیں۔ ہر خلیفہ کے پاس کئی کئی باغ ہیں جن میں ان کے مرید رہتے ہیں۔ "عبداللہ" کا مقولہ ہے۔

دیتا ہی چلا جاؤں ہر شخص کو جو مانگے
یارب تو اپنے خزانے سے مجھے اتنا دے

دوامِ حضور ان کی جان ہے۔ عشق و محبت ان کا ایمان ہے۔ خلوت میں، جلوت میں، محبوبِ رب العالمین ہیں۔ منظورِ ختم المرسلین ہیں۔ اتباعِ نبوت سے ان کو یہ ساری عزت و حرمت ملی ہے۔

صاحبو! یہ تھا اچھے لوگوں کی جنت کا ایک خیالی منظر۔ الغرض، جنت کئی قسم کی ہے۔ جو اچھے کام کرتے تھے ان کو ہر قسم کی نعمتیں ملیں گی۔ اچھا اور بڑا گھر ملے گا۔ مزیدار کھانے ہونگے۔ پینے کو شرابِ محبت ہوگی۔

Siddiqui Publications

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں

مگر دیکھنا ۔۔۔ !ایک اور جنت 'جنتِ ذات' بھی ہے۔ ایسے جنتی لوگوں کا دل جلتا ہے۔ اس میں سے خوشبو نکلتی ہے۔ ان کے ہوش و حواس گم رہتے ہیں۔ وہ اللہ کو تو جانتے ہیں مگر خود کو اور ماسوائے اللہ کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اپنے خیال سے اللہ کو اہم سمجھتے ہیں۔ دوسروں کا خیال تو ان سے کوسوں دُور ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہارون رشید نے جو سفر پر جا رہا تھا اپنی بیویوں سے پوچھا، تم کو کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی ضرورت بیان کی۔ لیکن ایک بیوی نے ہارون رشید کے زانو پر ہاتھ رکھ دیا۔ گویا اس کا کہنا تھا میرا مقصود تو، تُو ہے، دوسروں کو لے کر کیا کروں۔۔۔؟

اللہ تعالیٰ ہم کو بھی 'جنتِ ذات' میں داخل کر دے۔ آمین۔

وَادْخِلْنَا فِیْ عِبَادِکَ الْمُحِبِّیْنَ،الَّذِیْنَ اَفْنَوْا ذَوَاتَھُمْ فِیْ ذَاتِکَ
وَصِفَاتَھُمْ فِیْ صِفَاتِکَ ، وَاَفْعَالَھُمْ فِیْ اَفْعَالِکَ ، فَلاَ عَیْنٌ لَّمْ وَلاَ اَثَرٌ۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 1 صفحہ 50 تا 52 پارہ 3 صفحہ 83 تا 85 پارہ 4 صفحہ 35 پارہ 5 صفحہ 40، 41 پارہ 12 صفحہ 80، 81 پارہ 29 صفحہ 105 پارہ 30 صفحہ 11، 12، 13، 109 اور کتابچہ چار جنتیں مولفہ حسرتؒ }